



سوال

(71) تارک نماز کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے متعلق کیا حکم ہے جو بے نمازمرحالانکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے آباؤ اجداد مسلمان تھے؟ اس کے غسل، کفن، دفن، نماز جنازہ اور اس کے لیے دعا کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعاً مکلف اور شرعی احکام سے آگاہ ہونے کے باوجود ایک شخص تارک نماز ہو کر مراد تو ایسا شخص کافر ہے۔ اسے غسل دیا جائے نہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کیا جائے۔ اس کے مسلمان عزیز و اقارب اس کے وارث نہیں بن سکتے، بلکہ علماء کے ایک صحیح قول کی رو سے اس کا مال مسلمانوں کا مال نہیں۔ اس کی دلیل صحیح مسلم میں موجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

(بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ تَرْكُ الصَّلَاةِ) (صحیح مسلم)

”ایک مسلمان اور کفر و شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ حد فاصل ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور فرمان جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں جسے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اہل السنن رحمۃ اللہ علیہم نے صحیح سند کے ساتھ بیان کیا ہے وہ یوں ہے:

(الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَهُوَ كَافِرٌ) (سنن ترمذی رقم 2623، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ رقم 1079، مسند احمد 5 346، مسند رک الحاکم 1 7، سنن دارمی، السنن الکبریٰ للبیہقی 3 366، مصنف ابن ابی شیبہ 11 34، و صحیح ابن حبان رقم 1454)

”ہمارے اور غیر مسلموں کے درمیان نماز کا ہی تو عہد ہے، جس نے نماز کو ترک کیا اس نے یقیناً کفر کیا۔“

جلیل القدر تابعی عبداللہ بن شقیق العقلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

